سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر 8

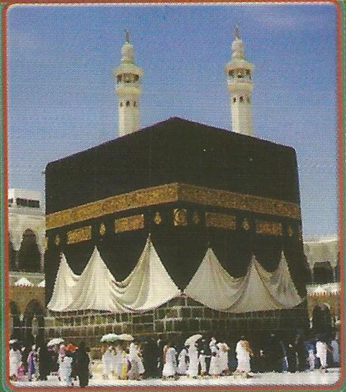

# آدابِ عشقِ الٰہی

تصوف وسلوک کے اہم مسائل،
آداب مشائخ وطریقت، طریقہ حصولِ نسبت وولایت
پر لکھا جانے والا گوہر نایاب وعظ

تالیف لطیف

عارف باللہ شیخ الحدیث
حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ، بہاولنگر

KHANQAH
Ashrafia Akhtaria
Bahawalnagar

# پھر نعرۂ مستانہ ہاں اے دلِ دیوانہ

پھر نعرۂ مستانہ ہاں اے دل دیوانہ
زنجیر علائق پر پھر ضرب ہو رندانہ

پھر اشک بداماں ہو پھر چاک گریباں ہو
پھر صحرا نوردی کا دُھرا کوئی افسانہ

کیوں رشک گلستاں ہے خاموشی ویرانہ
صحرا کی طرف شاید پھر ہے رُخِ دیوانہ

رو رو کے کوئی مجنوں زنداں میں کہہ رہا تھا
یارب مرا ویرانہ یارب مرا ویرانہ

دست جنوں کی طاقت دیکھے کوئی فرزانہ
زندان علائق سے بھاگا ہے وہ دیوانہ

فرزانگی کو بدلے دیوانگی سے دم میں
مل جائے اگر اے دل تجھ کو کوئی مستانہ

محبوب حقیقی سے کب تک رہے گا غافل
ہاں نفس پر تو کر دے اک وار دلیرانہ

گر اہل دل کی صحبت پا جاتے کوئی اخترؔ
ہو خاک تن سے ظاہر مخفی کوئی خزانہ

★

# آداب عشق الٰہی

سلسلہ اشاعت نمبر 8

## تالیف

عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون دامت برکاتہم
خلیفہ مجاز بیعت
شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ

## ناشر

خانقاہ اختریہ جلیلیہ نارتھ ناظم آباد کراچی
زیر نگرانی
خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر
Ph.+92-63-2272378
+92-321-7560630
Web site www.shahjaleel.com
www.shahimdad.org
E.mail ibn_niaz@yahoo.com

# ضابطہ


| | |
|---|---|
| نام کتاب | آداب عشق الٰہی |
| مؤلف | عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون دامت برکاتہم |
| | خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ |
| کمپوزنگ | محمد عدنان صدیقی |
| اشاعت | شوال المکرّم ۱۴۳۵ھ / اگست ۲۰۱۴ء |
| ناشر | خانقاہ اختریہ جلیلیہ نارتھ ناظم آباد کراچی |
| زیرنگرانی | خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلومعید گاہ بہاول نگر |


# ملنے کا پتہ


| | |
|---|---|
| خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر | 063-2272378 |
| خانقاہ اختریہ جلیلیہ E.48 بلاک B نارتھ ناظم آباد کراچی | 0334-3656070 |
| خانقاہ جلیلیہ نادرن بائی پاس ملتان | 0333-6146160 |
| **خانقاہ دارالاصلاح خوشحال روڈ پشتون آباد کوئٹہ** | **0300-8636840/0300-3890323** |
| خانقاہ جلیلیہ سعیدیہ خیرآباد کالونی ڈیال روڈ ڈیرہ غازی خان | 0345-9887552 |
| خانقاہ جلیلیہ چک 75 احمد پور شرقیہ | 0300-4446182 |
| خانقاہ داراصلاح لندن | |
| خانقاہ دارالاصلاح آسٹریلیا | |

# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرنظر رسالہ ''آداب عشق الٰہی'' سیدی وسندی عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم خلیفہ اجل شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کی تالیف ہے جو حضرت والا نے زمانہ اسیری میں ملتان جیل میں تحریر فرمائی۔

دینی حمیت اور ملی غیرت کی وجہ سے حضرت کو پابند سلاسل کیا گیا تھا اور ملتان جیل میں بہت سے قیدی داخل سلسلہ ہوئے تھے ان کے تقاضے پر اصلاح وتزکیہ اور نصرت وروحانیت کے موضوع پر یہ رسالہ مرتب فرمایا۔ زمانہ اسیری کی پوری روئیداد اسیران عشق الٰہی کے نام سے شائع ہوچکی ہے جو جامعہ کی ویب سائٹ www.shahjaleel.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اب اس تالیف کو الگ سے آداب عشق الٰہی کے نام پر اضافہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے ایک سالک کے لیے اس کا مطالعہ بہت اکسیر ہے اور ان نصائح پر عمل کر کے جلد منزل پاسکتا ہے۔

از

یکے از خدام حضرت والا

خانقاہ اختریہ جلیلیہ نارتھ ناظم آباد کراچی

# فہرست


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اللہ تعالیٰ کی اشد محبت | 7 |
| عاشقانِ خدا کو مولانا رومیؒ کی دعا | 8 |
| چار عین | 9 |
| نکتہ | 10 |
| شیطان اور آدم علیہ السلام کے عمل میں فرق | 10 |
| پہلا فرق ذاتِ الٰہی سے عشق | 10 |
| حضرت والد صاحبؒ کا نکتہ | 11 |
| دوسرا فرق | 12 |
| عشقِ الٰہی کے حصول کا طریقہ | 13 |
| بیعت کا سنت ہونا | 14 |
| بیعت کی شرائط | 15 |
| شیخ العرب والعجم کا ارشاد | 16 |
| اہل اللہ سے نفع حاصل کرنے کا طریقہ | 16 |
| حضرت تھانویؒ کا فرمان | 17 |
| شیخ سے استفادہ کی شرائط | 18 |
| ذکر اللہ پر دوام | 19 |
| تقویٰ کی ضرورت | 19 |
| ولایت کا فارمولا | 19 |

| | |
|---|---|
| تقویٰ کی اقسام | 20 |
| تقویٰ کی مارکیٹ | 21 |
| عشق کی بے زبانی اور فقیر کا مشاہدہ | 22 |
| نسبت کی اقسام | 23 |
| (۱) نسبت اصلاحی | 24 |
| (۲) نسبت انعکاسی | 24 |
| (۳) نسبت القائی | 24 |
| (۴) نسبت اتحادی | 24 |
| سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام | 25 |
| حضرت گنگوہیؒ کا ارشاد | 26 |
| صدیق کی شان عشق | 26 |
| صدیق اکبرؓ کا ارشاد اور سالکین طریقت | 27 |
| اہل اللہ کی محبت | 27 |
| مشائخ کے پاس رہنے کی مدت | 28 |
| شیخ کے پاس کیسے رہے | 29 |
| شیخ کی مجلس کی اہمیت | 29 |
| علامہ خالد کُردیؒ کا واقعہ | 30 |
| شیخ کی مجلس میں بیٹھنا | 30 |
| شیخ کی توجہ | 31 |
| شیخ کی ڈانٹ ڈپٹ | 31 |

| | |
|---|---|
| حضرت خواجہ مجذوبؒ کا واقعہ | 31 |
| حضرت پھکّے شاہؒ کا واقعہ | 32 |
| کدورتِ شیخ | 33 |
| یک در گیر محکم گیر | 34 |
| شیخ بدلنا | 36 |
| فیض باطنی کی بنیاد ادب ہے | 36 |
| توجہ کی حقیقت | 37 |
| والد صاحبؒ کا معمول | 37 |
| پانچ کاموں کا اہتمام | 38 |
| ولی اللہ بنانے والے چار اعمال | 39 |
| (۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا | 39 |
| (۲) ٹخنے کھلے رکھنا یعنی پاجامہ، شلوار وغیرہ سے ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا | 40 |
| (۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا | 40 |
| (۴) قلب کی حفاظت کرنا | 42 |
| سنت کا اہتمام | 43 |
| اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ | 43 |
| معمولات یومیہ وصبح وشام | 43 |
| معمولات یومیہ مردوں کے لیے | 43 |
| معمولات یومیہ عورتوں کے لیے | 45 |
| شجرہ چشت اہل بہشت | 48 |

سم اللّٰہالرحمن الرحیم

نـحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰه

من الشیطٰن الر جیم۔ بسم اللّٰہالرحمٰن الرحیم

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ (پارہ۲،رکوع۴،آیت۱۶۵)

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم : اللّٰهم انی اسئلك حبك

وحب من یحبك وحب عمل یبلغنی الی حبك ۔

اللّٰهم اجعل حبك احب الی من نفسی وا هلی ومالی

ومن الما ء البا رد۔او کما قال النبی ﷺ ۔

## اللہ تعالیٰ کی اشد محبت

قرآن مجید نے ایمان والوں کی علامت بتلائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اشد ہوتے ہیں ان کے قلب وجاں میں محبت الٰہی اور عشق الٰہی تمام محبتوں پر غالب ہوتی ہے دوسری چیزوں کی محبت شدید تو ہوسکتی ہے جیسا کے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ "(پارہ ۳۰ سورۃ عادیات)

﴿کہ انسان مال کی محبت میں شدید واقع ہوا ہے﴾

لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہوتی ہے جو کہ شدید سے بھی بالاتر مقام ہے قرآن مجید نے جملہ خبریہ استعمال کیا ہے امر اور حکم نہیں دیا اس لیے کہ جب کسی کا حسن کھل جاتا ہے تو خود بخود عشق ہوجاتا ہے اس حسین کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ میرے عاشق بن جاؤ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو حاصل ہوجاتی ہے تو خود بخود محبت ہوتی چلی جاتی ہے اور دیگر ہر چیز ہیچ در ہیچ ہوتی چلی جاتی ہے ۔ سیدی حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کا شعر ہے ؎

ان کے جلووں کی تجلی دل میں جب لہرائے ہے

سارے عالم کا تماشا بے قدر ہوجائے ہے

**لہذا ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ مومن کو ذات الٰہی سے عشق ہونا چاہیے ورنہ ایمان ناقص ہے اور آیت مبارکہ میں الذین آمنو مطلق ہے اور مطلق سے کامل مراد ہے کہ کامل ایمان والے وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے اشد محبت ہوتی ہے اور جب تک عشق الٰہی حاصل نہیں ہوتا ایمان کو خطرہ لاحق رہتا ہے عشق ایمان کا بہت بڑا محافظ ہے جب عشق ہوتا ہے تو پھر مومن کی گاڑی کبھی صبر کی لائن پر چلتی ہے اور کبھی شکر کی لائن پر چلتی ہے اور اس طرح پیا کے دیس پہنچ جاتی ہے ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں ؎**

ہے اسی طرح سے ممکن تیری راہ سے گزرنا
کبھی دل پہ صبر کرنا کبھی دل سے شکر کرنا
یہی عشق کی علامت یہی عشق کی ضمانت
کبھی گریہ و بکا ہو کبھی آہ سرد بھرنا

## عاشقان خدا کو مولانا رومیؒ کی دعا

**مولانا جلال الدین رومیؒ عشاق الٰہی کو دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں ؎**

دولت عشاق او پائندہ باد

اے خدا آپ کے عاشقوں کے پاس جو آپ کے عشق ومحبت کی دولت ہے وہ ہمیشہ قائم رہے

نہ فلک مر عاشقاں را بندہ باد

نو آسمان آپ کے عاشقوں کے غلام بن جائیں اس میں سات آسمان اور عرش وکرسی بھی شامل ہے

بوستان عاشقاں سرسبز باد

اے اللہ تعالیٰ آپ کے تمام عاشقوں کا باغ ہمیشہ ہرا بھرا رہے ) اس سے مراد انہیں یاد کرنا ان کی یاد میں رونا اپنی نالائقیوں پر توبہ واستغفار کرنا ہر دم انہیں راضی رکھنا اوران

کی ناراضگی سے بچنا

آفتـــاب عـــاشـــقـــان تـــابـــنـــده بـــاد

اے اللہ تعالیٰ آپ کے عاشقوں کا سورج محبت چمکتا رہے یعنی کفر و شرک اور گناہ کے بادلوں میں

## چار عین

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس تین عین تھے اگر چوتھا عین ہوتا تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوتا۔

(۱) شیطان عالم تھا تمام انبیاء علیہم السلام کے علوم سے بخوبی واقف تھا اگر واقف نہ ہوتا تو علماء کو کیسے گمراہ کرتا۔ بندہ کو ایک واقعہ یاد آیا حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ کے والد صاحب فرماتے تھے کہ جب میں سلّم العلوم (درسی کتاب کا نام ہے) پڑھتا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ جو شیطان مجھ پر مسلط ہے وہ بھی سلّم العلوم کا مطالعہ کر رہا ہے میں بہت حیران ہوا اور میں نے اس سے پوچھا تو کیوں اس کا مطالعہ کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ اگر میں اسے نہ سمجھوں گا تو تجھے کیسے بہکاؤں گا۔

(۲) عابد تھا کہ لاکھوں سال عبادت کی تھی زمین و آسمان میں ہر جگہ سجدہ کیا تھا۔

(۳) عارف تھا اللہ تعالیٰ کی معرفت بھی رکھتا تھا اس لیے جب اللہ تعالیٰ عین غصے کے عالم میں تھے تو درخواست پیش کر دی

"قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ" (سورۃ الحجر آیت ۳۶) ﴿اے رب مجھے قیامت تک مہلت دیدے﴾ کیونکہ معرفت رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ غصے میں مغلوب نہیں ہوتے۔

## نکتہ

بعض مفسرین نے فرمایا کہ شیطان اگر اَنْظِرْنِیْ (باب افعال) جس کا مطلب

ہے مہلت دیدے کی بجائے اُنْظُرْنِی (باب نصر) جس کا معنی ہے نظر شفقت سے دیکھئے کہہ دیتا تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوجاتی۔(واللہ اعلم)

(۴) چوتھا عین۔شیطان اللہ تعالیٰ کا عاشق نہیں تھا اگر اللہ تعالیٰ کا عاشق ہوتا تو حکم الٰہی کے انکار کی بجائے اس پر مرمٹتا کیونکہ عاشق تو کہتا ہے ؎

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

دشمن کا نصیب نہ ہو کہ تیری تلوار سے ہلاک ہوں دوستوں کا سر موجود ہے اس پر خنجر آزمائیں۔ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں ؎

حسن جب مقتل کی جانب تیغ براں لے چلا
عشق اپنے مجرموں کو پابجولاں لے چلا

## شیطان اور آدم علیہ السلام کے عمل میں فرق

**قرآن مجید کے مطالعہ سے حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کے عمل میں دو واضح فرق سامنے آتے ہیں۔**

## پہلا فرق ذات الٰہی سے عشق

پہلا فرق یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام عاشق تھے جب امانت جس سے مراد تکلیفات شرعیہ ہیں حضرت آدمؑ پر پیش کی گئی تو انہوں نے فوراً اس امانت گراں بار کو اٹھالیا حالانکہ ان کا بوجھ اٹھانے سے زمین وآسمان اور پہاڑ عاجزی کر گئے اور انکار کردیا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَان" (سورۃ احزاب آیت ۷۲)

﴿ہم نے امانت (تکلیفات شرعیہ مثلاً نماز، روزہ وغیرہ) پیش کی آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور ڈر گئے اس سے اور

انسان نے اسے اٹھالیا﴾ مفسرین نے لکھا ہے کہ امانت ایک پتھر کی شکل میں تھی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی تو فوراً کندھے پر رکھ لی اس بوجھ سے ان کے قدم بھی لڑکھڑانے لگے۔ سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عاشق تھے ان کی نظر حکم پر نہیں گئی بلکہ حکم کرنے والے پر گئی اللہ تعالیٰ کی آواز سنتے ہی مست ہو گئے اور حکم پر مرمٹنے کو تیار ہو گئے اور کسی انجام کی پرواہ نہیں کی۔

حضرت شاہ محمد احمد پرتا بگڑھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اگر آغاز میں فکر انجام ہے
تیرا عشق شاید ابھی خام ہے

دوسری طرف شیطان عاشق نہ تھا اس لیے اس کا عمل دیکھیں کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اس کی نظر حکم پر رہی یہ نہ دیکھا کہ حکم کون دے رہا ہے اگر عاشق ہوتا تو محبوب پر نظر کرتا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عشق الٰہی کی وجہ سے اتنی بڑی ذمہ داری اٹھائی حضرت شیخ فرماتے ہیں ؎

ارض وسما سے غم جو اٹھایا نہ جاسکا
وہ غم تمہارا ہے دل ہمارا لیے ہوئے

## حضرت والد صاحبؒ کا نکتہ

والد گرامی حضرت مولانا نیاز محمد ترکستانیؒ اس آیت امانت کی آخری آیت

انہ کان ظلوماً جھولا کہ وہ بڑا ظالم ہے بڑا جاہل ہے اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عنوان سے انسان کی صلاحیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے ظلوماً سے صلاحیت عدل کی طرف اور جھولاً سے صلاحیت علم کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ ظالم کا معنی ہے عما من شأنہ ان یکون عادلاً کہ جس کی شان یہ ہو

کہ وہ عادل بن سکے اور جاہل کا معنی ہے عمامن شاٗنہٖ ان یکون عالماً کہ جس کی شان یہ ہو کہ وہ عالم بن سکے دیوار کو نہ ظالم کہہ سکتے ہیں نہ جاہل کیونکہ اس میں عادل اور عالم بننے کی صلاحیت نہیں۔

## دوسرا فرق

دوسرا فرق یہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے خطاء ہوئی اور یہ خطاء بھی عشق الٰہی میں ہوئی کہ بوجہ عشق اللہ تعالیٰ سے دوری بہت گراں گزرتی تھی اور اس بات کا وہم تھا کہ اللہ تعالیٰ سے دور نہ ہو جاؤں تو شیطان نے اس سے فائدہ اٹھایا اور گندم کے دانے کو شجرۃ خلد قرار دے کر اور قسم کھا کر کھلا دیا تو جب زمین پر بھیجے گئے تو اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ پر گر پڑے اور ان الفاظ میں آہ وزاری کرنے لگے

" رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْن" (پارہ۸ سورۃ الاعراف آیت ۲۳) ﴿اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے﴾ یہ دعا مانگی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور نہ صرف انہیں بلکہ قیامت تک ان کے راستے پر چلنے والوں کو جنت کی بشارت دیدی۔ دوسری طرف شیطان نے جب غلطی کی تو اللہ تعالیٰ کے استفسار پر بجائے معافی مانگنے کے اس کی حجت پیش کرنے لگا اور کہا کہ میں اس سے افضل ہوں، افضل مفضول کو کیسے سجدہ کرے۔

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ آدمی وہ ہے جو آدم علیہ السلام کے راستے پر ہو کہ خطاء ہو تو رو رو کر رب کو منالے اگر ایسا نہ کرے گا تو وہ آدمی کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ شیطان ہے

## عشق الٰہی کے حصول کا طریقہ

عشق الٰہی اہل محبت اللہ والوں کی صحبت سے ملتا ہے کسی بزرگ نے فرمایا ہے ؎

جو آگ کی خاصیت وہ عشق کی خاصیت

## ایک خانہ بخانہ ایک سینہ بہ سینہ

اللہ تعالیٰ نے صحبت سے متاثر ہونے کا وصف صرف انسان میں رکھا ہے یہ اچھی یا بری صحبت کا اثر خود بخود قبول کر لیتا ہے بخاری شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسکنت اور عاجزی بکریاں چرانے والوں میں ہے اور کبر اور بڑائی اونٹ چرانے والوں میں ہے۔ یہ فرق بکری اور اونٹ کی صحبت کا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس سے بھی طبیعت انسانی پر اثر پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ وصف اس لئے رکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کی صحبت سے دوسرا ولی اللہ بن جائے ، آج تک کوئی ولی اللہ اور اللہ تعالیٰ کا عاشق نہیں بنا جب تک کسی ولی اللہ کی صحبت نہیں اٹھائی۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ دیسی آم جب لنگڑے آم کی قلم کھاتا ہے تو لنگڑا آم بن جاتا ہے جب دیسی دل کسی اللہ والے کے دل کی قلم کھاتا ہے تو تگڑا دل بن جاتا ہے

میری زندگی کا حاصل میری زیست کا سہارا
تیرے عاشقوں میں جینا تیرے عاشقوں میں مرنا
مجھے کچھ خبر نہیں تھی تیرا درد کیا ہے یا رب
تیرے عاشقوں سے سیکھا تیرے سنگِ در پہ مرنا
کسی اہل دل کی صحبت جو ملی کسی کو اختر
اسے آ گیا ہے جینا اسے آ گیا ہے مرنا

حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کے ساتھ رہنا چاہیے اور کسی اللہ والے کے زیر سایہ زندگی گزارنی چاہیے۔ حضرات صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا سب سے بڑا وصف صحبت یافتہ ہونا ہے یہ لقب تمام القاب پر بھاری ہے صحبت کے ذریعے دین سیکھنا سنت طریقہ ہے پیغمبر علیہ السلام کی صحبت سے صحابی بنتا ہے اور کسی ولی اللہ کی صحبت سے ولی اللہ بنتا ہے۔

## بیعت کا سنت ہونا

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی شیخ طریقت سے اپنی اصلاح کروانا فرض ہے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے لیکن تعلیم میں برکت اس سنت سے ہوتی ہے۔

بخاری شریف میں صفحہ ۷ جلد ا پر حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی اس کو اکثر محدثین نے بیعت سلوک قرار دیا ہے جو کہ مشائخ طریقت لیتے ہیں چنانچہ مفسر قرآن محدث عظیم حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فضل الباری شرح صحیح البخاری جلد ا صفحہ ۳۵۲ میں اسی حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ بیعت کے شرعی معنی یہ ہیں کہ ایسے شخص کے ہاتھ پر جو شریعت اسلامی کا متبع ہو کسی دینی حکم کو سرانجام دینے کا عہد و پیمان کیا جائے بیعت کا مقصد چونکہ رسول ﷺ یا نائب رسول ﷺ کے واسطہ سے پورا ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو پسند فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے "اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" (سورۃ فتح آیت ۱۰) ﴿اور جو لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تجھ سے وہ ہاتھ ملاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اوپر ان کے ہاتھ کے﴾ لوگ حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر بیعت کرتے تھے اسی کو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا خدا سے بیعت کرنا ہے کیونکہ حقیقت میں نبی خدا ہی کی طرف سے بیعت لیتا ہے اور اسی کے احکام کی تعمیل و تاکید بیعت کے ذریعے کراتا ہے تو بیعت نبوی کی حقیقت یہ ہوئی تو حق تعالیٰ کا دست شفقت و حمایت ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں نے نبی

کریم ﷺ کے مقدس ہاتھوں پر مختلف امور خیر میں بیعت کی کبھی جہاد میں ڈٹے رہنے پر، کبھی ارکان خمسہ کی پابندی پر، کبھی ترک خواہشات ومنکرات پر، کبھی ہجرت پر اور کبھی دوسرے امور خیر پر، حدیبیہ میں اس امر کی بیعت لی گئی تھی کہ مرتے دم تک میدان جہاد سے نہیں بھاگیں گے، انصار مدینہ سے اس بات پر بیعت لی تھی کہ وہ خدا لگتی بات کہنے میں کبھی کسی کی پرواہ نہ کریں گے، صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت لی

مشائخ طریقت کی بیعت بھی اسی لفظ کے تحت آئے گی بشرطیکہ طریقہ شریعت کے مطابق ہو بزرگان دین کے پیش نظر نبی کریم ﷺ والے مقاصد ہوں تو ان کی بیعت یقیناً سنت کہلائے گی بیعت لینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صحیح معنوں میں نائب رسول ﷺ ہو اگر نیابت نہ ہوئی تو جادۂ شریعت سے انحراف کی وجہ سے نفع کے بجائے نقصان ہوگا (فضل الباری)۔

مولانا نواب صدیق حسن خان قنوجی (اہلدیث) اپنی کتاب عون الباری شرح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں، و فی ھذاالحدیث دلالۃ علی ان البیعۃ سنۃ فی الدین یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ بیعت کرنا سنت ہے دین میں۔

## بیعت کی شرائط

**پہلی شرط:** پہلی شرط یہ ہے کہ جس شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی جائے وہ عقائد حقہ کا حامل ہو، اور اہل سنت والجماعت میں سے ہو۔

**دوسری شرط:** متبع شریعت وسنت ہو۔

**تیسری شرط:** کسی اللہ والے کی صحبت اٹھائی ہو اور تزکیہ وتربیت کرائی ہو وہ

**چوتھی شرط:** اس اللہ والے کی طرف سے اس کو اصلاح خلق اور بیعت

کرنے کی اجازت ہو۔

**پانچویں شرط:** اس سے قلبی مناسبت ہو اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی صحبت سے دنیا کی محبت کم ہوتی جائے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کی محبت بڑھتی جائے

حضرت پھولپوریؒ فرماتے تھے ایمان کے بعد بڑی دولت مناسبت والا شیخ ملنا ہے اس کی صحبت سے ایمان میں جلا اور ترقی ہوتی ہے۔

## شیخ العرب والعجم کا ارشاد

فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کرو تو اس کا صرف یہی طریقہ ہے کہ کسی سچے اللہ والے کے ہاتھ پر بیعت کر لو کیونکہ ارشاد ربانی ہے "**ید اللہ فوق ایدیھم**" کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

## اہل اللہ سے نفع حاصل کرنے کا طریقہ

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

قال بگذار مرد حال شو

باتیں چھوڑو مرد حال بنو، قال کو حال بناؤ اور یہ کیسے ہوگا ؎

پیش مرد کامل پامال شو

کسی مرد کامل کے سامنے پامال ہو جاؤ بقول حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ مرد کامل کے سامنے مالیدہ ہو جاؤ جب تک انسان کسی اللہ والے کے سامنے اپنے آپ کو مٹا نہیں لیتا اس وقت تک اس کے دل کی کیفیات احسانیہ اور عشق الٰہی کی آگ منتقل نہیں ہوتی۔ دوسری جگہ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں ؎

ہرکجا پستی آب آنجا رود

جہاں پستی اور نچان ہوگی پانی وہیں جائے گا اگر انسان اللہ والوں کی صحبت میں اپنی حیثیت باقی رکھے تو بمنزلہ ٹیلہ کے ہے جس پر پانی نہیں چڑھتا اس لئے

اہل اللہ کی صحبت میں بالکل بے حیثیت بن کر بیٹھنے سے فیض خود بخود منتقل ہو جاتا ہے ؎

ہر کجا دردے دوا آنجا رود

جہاں درد ہوگا دوا وہیں پہنچے گی جب مرید کے دل میں خدا طلبی کی تڑپ اور درد و غم ہوتا ہے تو پھر شیخ کا فیض اسے پہنچتا ہے خواہ وہ کسی جگہ بھی ہو۔

## حضرت تھانویؒ کا فرمان

ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے خواجہ مجذوب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا خواجہ صاحب آخرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہی کام آئے گی اس پر خواجہ صاحب نے پوچھا حضرت جی یہ کیسے ملے گی؟ تو فرمایا کہ اہل محبت کے قدموں میں رہ پڑو تو مل جائے گی۔

بندہ نے یہ ملفوظ حضرت نواب قیصر صاحبؒ سے براہ راست اپنے شیخ کی مجلس میں سنا اور نواب صاحب بھی حکیم الامت کی اس مجلس میں موجود تھے جہاں انہوں نے یہ بات فرمائی تھی۔

ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ کا شعر ہے ؎

ان سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
کہ ملنے والوں سے راہ پیدا کر

## شیخ سے استفادہ کی شرائط

حضرت خواجہ عزیز الحسنؒ مجذوب فرماتے ہیں ؎

چار شرطیں لازم ہیں استفادہ کے لئے
اطلاع و اتباع و اعتقاد و انقیاد

**پہلی شرط اطلاع۔** شیخ کو اپنے اچھے یا برے حالات کی اطلاع کرتا

رہے گناہوں کا اجمالی تذکرہ کافی ہے تفصیل مناسب نہیں۔

**دوسری شرط اتباع۔** شیخ جس مرض کا جو علاج تجویز کریں اس پر ہمت کے ساتھ عمل کرے۔

**تیسری شرط اعتقاد:** اپنے شیخ پر مکمل اعتقاد رکھے اور یہ حسن ظن رکھے کہ میری اصلاح وتزکیہ انشاءاللہ انھیں سے پایہ تکمیل ہوگی اور میرے لیے سب سے زیادہ یہ مفید ہیں اہل اللہ پر بدگمانی زہر قاتل ہے بڑے بڑے سالک مشائخ پر اعتراض کر کے گمراہ ہو گئے انسان شیخ اسے بنائے جو قرآن وسنت کا ضروری علم رکھنے کیساتھ ساتھ عمل بھی کرتا ہو کسی شیخ کا تربیت یافتہ اور اجازت یافتہ ہو اور دل کا ادھر میلان بھی ہو دل کا میلان روحانی بلڈ گروپ ہے مناسبت والا شیخ بہت بڑی نعمت ہے اسکی صحبت سے چند دن میں آدمی کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے اگر قلبی رجحان اور مناسبت نہیں تو زندگی بھر نفع نہیں ہوتا اگرچہ وہ شیخ کتنا ہی کامل کیوں نہ ہو۔ ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں ؎

آنکھ سے آنکھ ملی دل سے مگر دل نہ ملا
عمر بھر ناؤ پے بیٹھے مگر ساحل نہ ملا

پھر جب ایسا شیخ مل جائے تو دل سے اس کے غلام بن جاؤ اور اس پر پورا اعتماد کرو کہ وہ ایک دن تمھیں منزل تک پہنچا دے گا۔

**چوتھی شرط انقیاد۔** مردہ بدست زندہ بن جاؤ اپنی رائے کو شیخ کی رائے کے سامنے فنا کر دو پوچھ پوچھ کر راستہ طے کرو خود کی رائے اس راستے میں بہت خطرناک ہے بزرگوں کی تعلیم میں بہت برکت ہوتی ہے۔

## ذکر اللہ پر دوام

اہل عشق کی محبت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی مستقل مزاجی سے کرے شیخ جو ذکر بتلائے اس کو پابندی کے ساتھ کرے ذکر انسان کو مذکور تک پہنچا دیتا ہے اور

ذاکرآدمی کا دل جذب فیض کی بہت صلاحیت رکھتا ہے مقولہ ہے،''ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ'' جب روح فاقہ کرے گی تو نفس تگڑا ہوگا اور پھر گناہ میں مبتلا کر کے روح کو چت کر ڈالے گا اور ہر گناہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا انسان کو منزل سے دور کرنے کا باعث ہے۔ ہمارے حضرت والاؒ فرماتے ہیں ؎

یہی عشق کی علامت یہی عشق کی ضمانت
کبھی ذکر ہو زباں سے کبھی دل میں یاد کرنا

## تقویٰ کی ضرورت

اللہ تعالیٰ کی عشق و محبت اور دوستی باوفا رہنے سے ملتی ہے اسی لیے تقویٰ فرض کیا گیا ہے نفس کو حرام لذتوں سے روکنے کا نام تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ولایت کی شرط بھی تقویٰ ہی ہے اگر سالک گناہ میں مبتلا ہے تو پھر نہ صحبت نفع دے گی اور نہ ذکر۔ دوا اور خوراک سے زیادہ ضروری پرہیز ہوتا ہے اور تقویٰ ہمت سے آتا ہے اور ہمت اہل ہمت کی صحبت سے آتی ہے۔

## ولایت کا فارمولا

قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کی دوستی اور ولایت کے دو (۲) اجزاء بتلائے ہیں قرآن مجید نے پہلے اولیاء کرام کے انعام کا ذکر کیا ہے

''اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ''(پارہ۱۱رکوع۱۱آیت۶۲)

﴿سنو! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے﴾ خوف آئندہ پیش آنے والی چیز سے ہوتا ہے اور حزن و غم گزری ہوئی چیز پر ہوتا ہے تو باری تعالیٰ کے دوستوں کو نہ آئندہ کا کوئی خوف و اندیشہ ہوگا اور نہ گزرے ہوئے وقت کا حزن و ملال اور غم ستائے گا۔ آگے بتلایا کہ اولیاء اللہ کون لوگ ہیں ان کی علامت کیا ہے؟ فرمایا ''اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ''(پارہ۱۱رکوع۱۱آیت۶۲)

﴿ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے تقویٰ اختیار کیا ﴾ تو ایک جز ایمان ہے جو الحمدللہ ہمیں حاصل ہے بقول ہمارے حضرت والا پچاس (۵۰) نمبر تو ہمارے پاس ہیں دوسرا جز تقویٰ ہے اگر تقویٰ حاصل ہو گیا تو سو (۱۰۰) فیصد نمبر لے کر ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ تقویٰ کا آسان مفہوم یہ ہے کہ رب چاہی پر چلے من چاہی پر نہ چلے جیسا کہ خواجہ مجذوبؒ خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں ؎

گو بہت ولولے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تیری خاطر گلے کا گھونٹنا منظور کرتے ہیں

بقول تائب صاحب

یہ نہیں ہے کہ کوئی خواہش ہی نہ ابھرے دل میں
صرف اتنا ہے کہ خواہش کو دبائے رکھنا

## تقویٰ کی اقسام

بعض محدثین تقویٰ کے سات (۷) درجے ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کفر و شرک سے بچے۔

۲۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ بدعات سے بچے۔

۳۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ کبائر سے بچے۔

۴۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ صغائر سے بچے۔

۵۔ پانچواں درجہ یہ ہے کہ مشتبہات سے بچے یعنی جن کاموں یا جن چیزوں میں حلال و حرام کا شبہ ہو اس سے بھی پرہیز کرے۔

۶۔ چھٹا درجہ یہ ہے کہ ایسے جائز کاموں سے بھی بچے جو حرام کی طرف لے جانے کا ذریعہ ہوں۔

۷۔ ساتواں درجہ یہ ہے کہ ہر غیر اللہ سے بچے اور جب دل غیر اللہ سے خالی ہو جائے گا تو پھر دل پر اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا نزول ہو گا یہی کلمہ طیبہ کا مفہوم ہے کہ لا الہ یعنی لا سے

غیر کی نفی اور الا اللہ سے اللہ تعالیٰ کا اثبات تو پہلے غیر اللہ سے دامن چھڑانے کا حکم ہے پھر اللہ تعالیٰ کو پانے کا ذکر ہے۔اسی لیے قرآن مجید میں فرمایا "فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ" (پارہ۲۷ رکوع۲ آیت۴۹) تو اسکی تفسیر یہ ہے ' ففرو اعما سوی اللّٰہ الی اللّٰہ تعالیٰ ' کہ غیر سے پلو چھڑا کر اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو جب یہ درجہ حاصل ہوتا ہے تو آدمی کامل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے زمرے میں داخل ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی دوستی نصیب فرمائے (آمین) ولایت کے لیے ان سب درجات تقوی کا حصول ضروری ہے۔سیدی مرشدی فرماتے ہیں ۔

لاالہ ہے مقدم کلمہ توحید میں
غیر حق جب جائے ہے حق دل میں آجائے ہے

## تقویٰ کی مارکیٹ

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل وکرم ہے کہ تقویٰ کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اس کے ملنے کی مارکیٹ اور جگہ بھی بتلادی قرآن مجید میں ارشاد ہے

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" (پارہ۱۱ رکوع۴ آیت۱۱۸)

﴿اے ایمان والو!﴾ یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ قرآن مجید میں اسّی (۸۰) مقام پر اللہ تعالیٰ نے براہِ راست ایمان والوں سے خطاب فرمایا ہے کسی امت سے اللہ تعالیٰ نے براہِ راست خطاب نہیں فرمایا بلکہ اپنے رسول علیہ السلام کے واسطے سے امت کو کہلوادیا لیکن اس امت کو براہ راست خطاب سے شرف بخشا تو فرمایا کہ ﴿اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو﴾ یہاں تک تو تقویٰ کا حکم دیدیا آگے فرمایا کہ تقویٰ کہاں سے ملے گا؟" وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ " کہ ﴿سچوں کیساتھ ہو جاؤ﴾ یعنی جو لوگ تقوے میں سچے ہیں ان کے ساتھ رہو تو تم بھی ان جیسے متقی ہو جاؤ گے۔علامہ آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ کتنا ساتھ رہنا چاہیے

"خالطوھم لتکونوا مثلھم" کہ ان کے ساتھ اس وقت تک رہو جب تک

ان جیسے نہ بن جاؤ۔

اس لئے شیخ کے پاس حصول علم کی غرض سے نہ جائے بلکہ اس کے قلب میں جو کیفیات احسانیہ،خوف وخشیت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کا عشق ومحبت ہے اسے لینے کے لئے جائے اسی لیے شیخ کی صحبت میں بیٹھنا خواہ شیخ کچھ ارشاد فرمائے یا نہ فرمائے نفع سے خالی نہیں یہ قلبی کیفیت خود بخود سالک کے دل میں منتقل ہو جاتی ہیں حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا عشق زبان کا محتاج نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کا عشق بے زبان ہوتا ہے۔

## عشق کی بے زبانی اور فقیر کا مشاہدہ

میں نے اس چیز کا مشاہدہ اپنے شیخ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کی صحبت میں کیا ایک مرتبہ ایک نو مسلم انگریز ناروے سے حضرت کی زیارت کے لئے آیا جس دن اس نے واپس جانا تھا اس دن صبح کی مجلس میں فقیر بھی موجود تھا حضرت والا نے اردو میں بڑی پر کیف گفتگو فرمائی ہر آنکھ عشق الٰہی سے اشکبار تھی اور سب پر عجیب فریفتگی کا عالم تھا میں نے دیکھا کہ اس نئے مسلمان پر جو سوائے انگریزی کے کوئی زبان نہیں جانتا تھا اس پر بھی کیفیت طاری تھی اور وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا بندہ کو بڑا تعجب ہوا مجلس کے بعد اسے ائیر پورٹ پہچانے کا فریضہ میرے مخدوم مکرم حاجی نثار احمد صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت حکیم صاحبؒ کے ذمہ لگا راستے میں کار میں حاجی نثار صاحب مدظلہ نے اس سے انگریزی میں پوچھا کہ آپ تو اردو نہیں سمجھتے پھر آپ کیوں رو رہے تھے؟ تو اس نے کہا پتہ نہیں ان کے پاس بیٹھنے سے دل میں عشق ومحبت کی عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور بے اختیار آنسو نکل آتے تھے تو مجھے یہ سن کر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا مقولہ یاد آیا کہ اللہ تعالیٰ کا عشق بے زبان ہوتا ہے۔

ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ عشق کی یہ بے زبانی دیکھیے

## نسبت کی اقسام

جب سالک کا ذکر اللہ پر دوام اور اہل اللہ کی صحبت سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو نسبت مع اللہ کہتے ہیں اور یہ نسبت سالک اپنے شیخ کے قلب سے حاصل کرتا ہے جب اس نسبت میں کمال پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کرنا بہت گراں گزرتا ہے اگر کرنا بھی چاہے تو کر نہیں پاتا اسی کو نقشبندی بزرگ قطب وقت حضرت مولانا شاہ محمد احمد پڑتا بگڑھیؒ فرماتے ہیں ؎

نسبت اسی کا نام ہے نسبت اسی کا نام
ان کی گلی سے آپ نکلنے نہ پائیے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے لامع الدراری شرح بخاری کے حاشیہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے حوالہ سے حصول نسبت کے چار (۴) درجات اور اقسام بیان کیں ہیں۔

### (۱) نسبت اصلاحی

نسبت اصلاحی یہ ہے کہ جب تک شیخ کی صحبت میں بیٹھا رہے دل متاثر رہے اور جب شیخ کی مجلس سے اٹھ جائے تو اثر جاتا رہے اسکی مثال ایسے ہے جیسے عطار کی دوکان پر بیٹھنا کہ جب تک بیٹھا رہے تو خوشبو سونگھتا رہے جب اٹھ جائے تو خوشبو ختم ہو جائے یہ نسبت کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

### (۲) نسبت انعکاسی

یہ نسبت کچھ قوی ہوتی ہے اور اس کا اثر مجلس کے بعد تک رہتا ہے لیکن ذراسی بے قاعدگی سے ختم ہو جاتا ہے اسکی مثال ایسے ہے جیسے اپنا چراغ کسی دوسرے چراغ سے روشن کرلے پھر وہ چراغ دیر تک روشن رہے گا لیکن ذرا بھی ہوا وغیرہ لگی تو بجھ

جائے گا۔

## (۳) نسبت القائی

نسبت القائی کی مثال یہ ہے کہ جیسے دریا سے کوئی شخص ایک نہر اپنے کھیت تک کھود لے اور دریا کا پانی اس نہر سے اس کے کھیت تک پہنچتا رہے یہ نسبت کافی قوی ہوتی ہے اور شیخ کا فیض مرید تک پہنچتا رہتا ہے لیکن اس میں بھی شیطان خرق اور پھاڑ لگا کر فیض ضائع کروا دیتا ہے شیخ کے پہنچنے والے فیض کو شیطان شیخ سے بدگمانی یا کسی دوسری معصیت کے سبب ضائع کر دیتا ہے۔

## (۴) نسبت اتحادی

یہ نسبت سب سے کامل ہوتی ہے کہ مرید کو شیخ کا پورا پورا فیض پہنچتا ہے اور شیخ کے قلب کی کیفیات احسانیہ مرید کے قلب میں منتقل ہو جاتی ہیں اور گویا دونوں ایک ہو جاتے ہیں اسی کی طرف علامہ آلوسیؒ نے اشارہ کیا ہے " و کـو نـو ا مـع الـصـادقیـن" کی تفسیر میں فرمایا کہ اہل اللہ اور اہل تقویٰ کے پاس کب تک رہو " خالطوھم لتکونو مثلھم " کہ ان کے پاس اس وقت تک رہو کہ انہی جیسے ہو جاؤ۔

## سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام

اس امت میں یہ مقام سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا حضور اقدس ﷺ کی خدمت اور جانثاری میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی نہیں پہنچ سکتا سیرت کی کتابیں ان کی فدا کاری اور جانثاری کے تذکروں سے بھری پڑی ہیں اور سید الانبیا علیہ السلام کے اس ارشاد سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے سب کے احسانوں کا بدلہ دیدیا اور ابوبکرؓ کے احسانوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عطا فرمائیں گے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبرؓ کا اصل مقام ان احسانات کی وجہ سے نہیں بلکہ اس شے کی وجہ سے ہے جو صحبت پیغمبر علیہ السلام کی وجہ سے ان کے سینے میں تھی چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

**" ما صب الله فی صدری الا صببت فی صدر ابی بکر "**

کہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے سینے میں انڈیلا وہ میں نے ابو بکرؓ کے سینے میں انڈیل دیا۔

اسی لیے بخاری شریف میں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلی وحی کے موقع پر حضور اقدس ﷺ کی جو صفات عالیہ کا ذکر فرمایا ہے کہ " انك لتصل الرحم " آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں " وتحمل الکل " بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں " وتکسب المعدوم " ناکارہ کو صاحب کسب بنادیتے ہیں " و **تعین علی نوائب الحق** " کہ حق کے راستے میں آنے والے مصائب میں مددگار ہوتے ہیں جب آپ ﷺ میں یہ عالی صفات ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی ضائع نہیں فرمائیں گے۔ اسی طرح بخاری شریف میں سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ کفار کے رویے سے تنگ ہو کر جب مکہ مکرمہ سے چلے تو مکہ مکرمہ کا سردار ابن الدغنہ آپ کو راستے میں ملا اور بالکل انھیں صفات کا ذکر کیا جو حضرت خدیجہؓ نے حضور اقدس ﷺ کی صفات کا ذکر کیا تھا ان صفات کا ذکر کر کے ابن الدغنہ سے کہا کہ کہ ایسی صفات والے شخص کو مکہ مکرمہ نہیں چھوڑنا چاہیے اور مکہ مکرمہ واپس لے آئے تو یہ اسی نسبت اتحادی کی علامت ہے اسی لیے آپ ﷺ اور صدیق اکبرؓ میں بہت سی اشیاء میں مماثلث پائی جاتی ہے

استاذ مکرم مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسنؒ ٹونکی فرمایا کرتے تھے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بعد تھوڑا عرصہ صحابہ کی تسلی کے لئے رہے تھے صحابہ انہیں دیکھ کر آپ ﷺ کی جدائی کے غم کا مداوہ کرتے تھے۔

## حضرت گنگوہیؒ کا ارشاد

قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ نے فاروق اعظمؓ کے بارے میں فرمایا "لو کان بعد نبی لکان عمر" کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے تو ایسا ارشاد ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں کیوں نہیں فرمایا تو حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ اس ارشاد میں بعدی کا لفظ ہے جبکہ ابوبکر صدیقؓ اور آپ ﷺ کے درمیان بعدیت نہیں تھی۔

## صدیق کی شان عشق

صدیق اکبرؓ عشق پیغمبر ﷺ میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے باوجود کہ آپ ﷺ نے جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے کہا کہ جو جمعہ کے دن مرے گا اس کا حساب کتاب نہیں ہوگا لیکن ابوبکر صدیقؓ نے پیر والے دن مرنے کی تمنا کی کیونکہ آپ ﷺ کا وصال پیر والے دن ہوا تھا امام بخاریؒ نے اس دن مرنے کی تمنا کو مستحب قرار دیا ہے ؎

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

## صدیق اکبرؓ کا ارشاد اور سالکین طریقت

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ارشاد گرامی سالکین طریقت کے لئے مشعل راہ ہے آپؓ نے ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ دنیا میں مجھے تین چیزیں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۱) النظر الیک ۔آپ ﷺ کو ایک نظر دیکھ لینا۔

(۲) والجلوس بین یدیک۔آپ ﷺ کے سامنے بیٹھنا۔

(۳) وانفاق مالی علیک۔اپنا مال آپ ﷺ کی ذات پر خرچ کرنا۔

حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ فرماتے تھے کہ جب سالک اور

مرید میں شیخ کے بارے میں ایسی ہی محبت اور عقیدت پیدا ہو جاتی ہے اور شیخ کی زیارت اور اسکی مجلس میں بیٹھنا اور اپنا مال اسکی ذات پر خرچ کرنا محبوب تر ہو جاتا ہے تو ایسے مرید کو پھر نسبت صدیقیت نصیب ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے (آمین)

## اہل اللہ کی محبت

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے اللہ والوں کی محبت مانگی ہے چنانچہ آپ ﷺ کی دعا ہے " اللھم انی اسئلك حبك " اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں " و حبك من یحبك " اور محبت ان لوگوں کی جو آپ سے محبت کرتے ہیں " وحب عمل یقر بنی الی حبك " اور اس عمل کی محبت جو آپکے قریب کر دے۔

حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اہل اللہ کی محبت کو اللہ تعالیٰ اور نیک اعمال کی محبت کے درمیان ذکر کیا ہے کیونکہ جب اہل اللہ سے محبت نصیب ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ اور نیک اعمال دونوں کی محبت نصیب ہو جائے گی اسی لئے اپنے شیخ کی محبت اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔

بندہ اس حدیث کے بارے میں عرض کرتا ہے کہ منزل اور مقصود تو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اللہ والوں کی اور نیک اعمال کی محبت اس مقصود تک پہنچانے کا ذریعہ ہے جب انسان اللہ والوں سے محبت کرتا ہے اور نیک اعمال کا اہتمام اور برائیوں سے اجتناب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہونا شروع ہو جاتی ہے پھر جس قدر وہ ذرائع میں ترقی کرتا ہے تو مقصود میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔

## مشائخ کے پاس رہنے کی مدت

اپنے شیخ کے پاس رہنے کی مدت سالک کی استعداد اور صلاحیت اور طلب پر موقوف ہے اگر سالک استعداد کامل اور طلب صادق رکھتا ہو تو چند دن میں کام بن جاتا ہے۔ حضرت پرتابگڑھیؒ فرماتے ہیں ؎

اگر صادق ہیں آپ اقرار محبت میں
طلب خود کر لیے جائیں گے دربار محبت میں

حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریاؒ ملتانی چند روز میں اپنے شیخ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ سے مکمل فیض حاصل کر کے کامل ومکمل بن کر واپس ہوئے تھے اور شیخ نے فرمایا تھا کہ بہاؤ الدین زکریاؒ سوکھی لکڑیاں لے کر آیا تھا آتے ہی عشق الٰہی کی آگ پکڑ لی اسی طرح مجدد الف ثانیؒ نے اپنے شیخ خواجہ باقی باللہ نقشبدیؒ سے چند روز میں فیض حاصل کر لیا تھا ہمارے اکابرین میں قطب الا قطاب حضرت رشید احمد گنگوہیؒ نے حضرت سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے تھوڑی مدت میں وہ کچھ حاصل کر لیا جو سالوں میں کوئی حاصل نہ کر سکے لیکن ایک عمومی مدت کہ جس میں سالک کو شیخ کی صحبت سے خاطر خواہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے چالیس روز ہیں حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ زندگی میں کسی اللہ والے کے پاس چالیس (۴۰) روز رہنا چاہیے اور فرماتے ہیں کہ جس طرح مرغی کی گرمی سے اکیس (۲۱) دن میں مردہ انڈے میں حیات پڑ جاتی ہے اور بچے نکل آتے ہیں اسی طرح چالیس روز کسی اللہ والے کے زیر سایہ رہنے سے حیات روحانی حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان دو (۲) دفعہ پیدا ہوتا ہے ایک دفعہ ماں کے پیٹ سے اس وقت حیوان ہوتا ہے اور دوسری دفعہ نفس کے پیٹ سے اور جب نفس کے پیٹ سے نکلتا ہے تو صحیح معنی میں انسان بنتا ہے۔

## شیخ کے پاس کیسے رہے

شیخ کی صحبت میں حصول فیض اور انتقال نسبت کے لئے کس طرح وقت گزارے اسکی طرف کچھ اشارہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے کہ جس قدر سالک شیخ کی خدمت میں فنائیت اور احتیاج اختیار کرے گا اسقدر جلد اور زیادہ فیض منتقل ہوگا اس کے ساتھ ساتھ اہم چیز یہ ہے کہ شیخ کی جتنی عظمت ومحبت اور عقیدت واطاعت

کے ساتھ وقت گزارے گا اتنا زیادہ کام بنے گا اوران میں سے کسی بھی چیز کی جس قدر کمی ہوگی اسی قدر فیض میں کمی ہوگی۔

## شیخ کی مجلس کی اہمیت

سالک قیام کے دوران اپنی نیت رضاء الٰہی اور تزکیہ کی رکھے شیخ کی مجلس اور صحبت کو ہر چیز پر ترجیح دے انفرادی نفلی عبادات پر شیخ کی خدمت میں حاضری کو ترجیح دینی چاہیے کیونکہ شیخ کے قلب سے جو کیفیات احسانیہ اور عشق ومحبت حاصل ہوگی وہ انفرادی نفلی عبادات سے حاصل نہیں ہوسکتیں جب تک شیخ کے پاس رہے تو ادھر اُدھر جانے اور تعلقات بنانے سے گریز کرے۔

## علامہ خالد کُردیؒ کا واقعہ

علامۃ العراق حضرت خالد کردیؒ جب اصلاح کے لئے چلہ لگانے حضرت شاہ غلام علیؒ خلیفہ مجاز حضرت مولانا مظہر جان جاناںؒ کی خدمت میں دہلی تشریف لائے تو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ آپ کی زیارت اور ملاقات کے لیے حضرت شاہ غلام علیؒ کی خانقاہ پر تشریف لائے اور جس حجرہ میں خالد کردیؒ چلہ کش تھے کاغذ پر اپنی آمد کی اطلاع لکھ کر بھیجی اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو حضرت خالد کردیؒ نے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کو کہلوادیا کہ میں اس وقت اپنے شیخ کے پاس اپنی اصلاح اور تزکیہ کی غرض سے آیا ہوں جب فارغ ہو جاؤں گا تو خود آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا چنانچہ چلے کے بعد علامہ خالد کردیؒ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور ملاقات کی۔

## شیخ کی مجلس میں بیٹھنا

اور جب شیخ کی مجلس میں بیٹھے تو اپنے آپ کو شیخ کے فیض کا سب سے زیادہ محتاج سمجھے اپنی پوری توجہ اور نظر شیخ پر مرکوز رکھے اور نہایت ادب کے ساتھ بیٹھے حضرات

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ سر ہلائیں گے تو اڑ جائیں گے شیخ کی مجلس میں کوئی تسبیح پڑھنے اور ادھر اُدھر دیکھنے سے سخت احتراز کرنا چاہیے یوں سمجھے گویا میرے اور شیخ کے علاوہ کوئی نہیں اور مجلس میں شیخ کی بات میں لقمہ دینا اور اپنی طرف سے زیادہ باتیں کرنا سخت مضر ہے مثل مشہور ہے کہ طالب علم کا چپ رہنا استاد کی مجلس میں اور سالک کا بولنا شیخ کی مجلس میں دونوں عیب ہیں جب تک شیخ نہ پوچھیں اس وقت تک اپنی طرف سے کوئی بات نہ کرے اگر کوئی بات کرنا ضروری ہو تو فرصت دیکھ کر اجازت لے کر کرے۔

## شیخ کی توجہ

شیخ سے کبھی بھی یہ بدگمانی نہ کرے کہ شیخ مجھ پر توجہ نہیں دیتے اور فلاں شخص پر زیادہ توجہ دیتے ہیں اہل اللہ سب پر توجہ کرتے ہیں اور سب کے لیے دعائیں فرماتے ہیں یہ تو سالک کی طلب پر ہے کہ کتنا فیض حاصل کرتا ہے دیکھیے حضرت اویس قرنیؒ کو طلب پر نبی کریم ﷺ کا فیض قرن (یمن) میں پہنچ گیا اور ایک دن آپ ﷺ نے مدینہ شریف کی گلی میں چلتے ہوئے فرمایا کہ مجھے قرن کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت فرمائی کہ اویس قرنیؒ سے ملاقات ہو تو اپنے لیے اور میری امت کے لئے مغفرت کی دعا کروالینا چنانچہ خلافت عمری کے زمانہ میں حج کے موقع پر حضرت اویس قرنیؒ آئے تو حضرت عمرؓ نے ملاقات کی آپ ﷺ کا سلام پہنچایا اور دعا کروائی۔

## شیخ کی ڈانٹ ڈپٹ

شیخ کی ڈانٹ ڈپٹ کو سالک اپنی اصلاح کے لئے اکسیر اور غنیمت سمجھے حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ سالک کو شیخ سے جوتیاں کھانے کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے

ایک بزرگ فرماتے ہیں جب تک دب (ڈانٹ) نہیں ادب نہیں اور حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ فرماتے ہیں ؎

سختیاں شیخ کی ہیں فنا کے لئے
مت سمجھ مت سمجھ ان کو ہرگز ستم

## حضرت خواجہ مجذوبؒ کا واقعہ

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ڈپٹی کلکٹر تھے اور حضرت تھانویؒ سے بیعت تھے ایک دن حضرت تھانویؒ نے ناراض ہوکر انھیں خانقاہ سے نکل جانے کا حکم دیا انھوں نے بستر خانقاہ کے دروازے پر سڑک پر لگا دیا حضرت تھانویؒ نے پیغام بھیجا کہ یہاں کیوں بستر لگایا ہے۔ تو خواجہ مجذوبؒ نے یہ شعر لکھ بھیجا ؎

اُدھر وہ در نہ کھولیں گے اِدھر میں در نہ چھوڑوں گا
حکومت اپنی اپنی ہے کہیں ان کی کہیں میری

تو حضرت تھانویؒ نے معافی دیدی اور خانقاہ میں بلالیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے کیسا نوازا کہ حضرت تھانویؒ کے بعد حضرت تھانویؒ کے جانشین بنے اور بڑے بڑے علماء ان سے بیعت ہوئے اور حضرت تھانویؒ کے سب خلفاء نے ان سے رجوع کیا۔

## حضرت پھکیے شاہؒ کا واقعہ

پھکیے شاہؒ ایک دیہاتی شخص تھے اور حضرت شاہ ابوالمعالیؒ سے بیعت تھے حضرت کے اکثر مریدین دہلی اور لکھنؤ کے رہنے والے تھے جو نہایت وضع دار اور نازک مزاج تھے لہذا خانقاہ اور گھر کے مشقت والے کام پھکیے شاہؒ کے سپرد تھے ایک دن شیخ نے کسی بات پر ناراض ہوکر انھیں خانقاہ سے نکل جانے کا حکم دیا وہ بھی سچے عاشق تھے گھر جانے کی بجائے سامنے جنگل میں ڈیرے لگا دیئے اور پیرانی صاحبہ کو اطلاع بھجوائی کہ میں سامنے جنگل میں بیٹھا ہوں اور گھر کے مشقت والے کام پانی بھرنا وغیرہ بدستور

انجام دیتا رہوں گا چنانچہ جنگل میں رہے اور خدمت انجام دیتے رہے پیرانی صاحبہ انہیں کھانا، پانی بجھوادیتیں ایک دن بارش ہوئی اور شیخ کا مکان ٹپکنے لگا تو بے اختیار شیخ کے منہ سے نکلا کہ کاش پھیکے شاہ ہوتا تو چھت پر مٹی ڈالتا اس وقت خانقاہ میں جو مرید ہیں وہ تو دہلی اور لکھنو والے ہیں وہ نہ یہ کام جانتے ہیں اور نہ ہی کر سکتے ہیں پیرانی صاحبہ تو موقع کی تلاش میں تھیں کہ اس سچے عاشق کی سفارش کریں فوراً عرض کیا کہ اگر مجھے اجازت ہو تو اسے بلوالوں شیخ نے کہا کہ وہ کہاں ہے تو بتلایا کہ سامنے جنگل میں بیٹھا ہے شیخ نے اجازت دیدی پھیکے شاہؒ تو اچھلتے کودتے آموجود ہوئے اور چھت پر مٹی ڈالنا شروع کی تھوڑی دیر میں بارش بند ہوگئی شیخ صحن میں چارپائی پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے اور پھیکے شاہؒ سامنے کمرے کی چھت پر مٹی درست کرنے لگے اور ساتھ ساتھ کن انکھیوں سے شیخ کو بھی دیکھ رہے تھے کہ اچانک شیخ نے نظر اٹھائی اور نظر سے نظر ملی تو شیخ نے ہاتھ میں جو لقمہ تھا وہ پھیکے شاہؒ کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا یہ لے پھیکے شاہ نے چھت پر سے فوراً چھلانگ لگائی اور لقمہ شیخ کے دست مبارک سے تناول کر لیا بس لقمہ تناول کرنا تھا کہ شیخ کی ساری نسبت منتقل ہوگئی اور پھر شیخ کے بعد جانشین ہوئے۔اس موقعہ پر ہندی زبان میں شعر کہا ؎

پھیکا معالی پے واریاں دن میں سو سو بار
کاگا سے ہنس کیو کرت نہ لاگی بار

﴿ترجمہ﴾ (پھیکا اپنے شیخ شاہ ابوالمعالی پر دن میں سو سو بار قربان ہو میں تو کوا تھا جو گوہ کھاتا ہے شیخ نے ہنس بنادیا جو موتی چگتا ہے اور کوئی دیر بھی نہ لگی) اس لئے ہمارے حضرت والاؒ فرماتے ہیں کہ شیخ کی چپت کو چپاتی سمجھنا چاہیے۔

## کدورتِ شیخ

سالک کو ہمیشہ اپنے شیخ کا دل میلا اور مکدر کرنے سے سخت احتیاط برتنی چاہیے کدورت شیخ بہت نقصان دہ چیز ہے کوئی ایسی بات یا حرکت نہیں کرنی چاہیے جس

سے شیخ کو دلی تکلیف ہو اس لیے مزاج شناسی سے کام لینا چاہیے اگر خود مزاج شناسی نہ کر سکے تو پرانے خدام اور احباب سے شیخ کے مزاج کے بارے میں دریافت کر لے بہت سے لوگوں نے اس چیز کا خیال نہیں رکھا تو ان کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو گئیں اسی لیے نبی کریم ﷺ نے حضرت وحشیؓ کو جنہوں نے غزوہ احد میں آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا ان کے مسلمان ہونے کے بعد فرمایا "غیب وجهك عنی" کہ میرے سامنے نہ آنا کیونکہ ان کے سامنے آنے سے آپ ﷺ کو اپنا چچا اور ان پر بیتا ہوا ظلم یاد آ جاتا جس سے حضرت وحشیؓ کو نقصان پہنچتا چنانچہ پھر وہ مدینہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلے گئے۔

## یک در گیر محکم گیر

راہ سلوک میں ایک بہت اہم بات یہ ہے کہ اصلاح و تزکیہ اور باطنی فیض کی طمع اور توقع صرف اپنے شیخ سے رکھے اس راستے میں ہر جائی پن بہت نقصان دہ چیز ہے مگر دوسرے بزرگان دین کا احترام کرے ان سے دعا اور برکت لے لیکن منزل پر پہنچنے اور انتقال نسبت کی امید صرف اپنے شیخ سے رکھے اسی لیے ہمارے مشائخ جن کا اصل سلسلہ تربیت چشتیہ صابریہ ہے لیکن وہ بیعت چاروں سلسلوں چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ میں فرماتے ہیں تاکہ سالک دیگر سلسلوں کے بزرگوں کا بھی احترام کرے اور ان کی برکات بھی حاصل ہوں اور ان کی بے ادبی کا ارتکاب کر کے محروم منزل نہ ہو جائے چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اپنے سلسلہ کے بزرگ بمنزلہ باپ کے ہیں اور دیگر سلاسل کے بزرگان دین بمنزلہ چچا کے ہیں۔

ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ سے انسان اس طرح چمٹا رہے جس طرح چیونٹا گُڑ کی بھیلی کو چمٹتا ہے اور فرمایا کرتے ہیں کہ میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ حکیم اختر میرے ساتھ اسطرح لگا رہتا ہے جسطرح بھیڑ کا بچہ ماں کے ساتھ چپکا رہتا ہے آج اسی کا اثر ہے کہ ہمارے حضرت کا

فیض چار دانگ عالم میں نظر آتا ہے یہ شیخ کی محبت اور خدمت اور ان سے وابستگی کا ثمرہ ہے۔

قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک مجلس میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ ہوں اور وہیں حضرت جنید بغدادیؒ اور دیگر بزرگان دین ہوں تو ہم صرف اپنے شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو دیکھیں گے ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں کہ اپنا شیخ تو اپنی ماں کی طرح ہے بچے کو تو اپنی ماں ہی پیاری لگتی ہے۔ اگر کسی دوسرے بزرگ کی مجلس میں فیض محسوس کرے تو اس کو بھی اپنے ہی شیخ کے واسطہ سے سمجھے بندہ کہا کرتا ہے کہ بچہ اپنی ماں کے دودھ کے ذریعے سے اس قابل ہوتا ہے کہ انواع واقسام کی لذیذ اشیاء سے استفادہ کر سکے ماں کا دودھ ہی اس کی صلاحیت کو پروان چڑھاتا ہے اسی طرح یہ اپنے شیخ کی تربیت کا اثر ہوتا ہے کہ سالک دیگر بزرگوں کے فیض کو محسوس کرتا ہے۔

ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں کہ کبھی مرید شیخ سے بڑھ بھی جاتا ہے لیکن اس کی ساری صلاحیت اور ترقی شیخ کے فیض کی مرہون منت ہوتی ہے یہ اسی طرح ہے کہ جیسے اگر مرغی کے نیچے بطخ کا انڈہ رکھ دیں تو مرغی کی گرمی سے اس میں سے بطخ کا بچہ ہی نکلے گا اور پیدا ہوتے ہی پانی میں تیرنے لگے گا اب اگر وہ بچہ اس پر فخر کرے اور اپنی ماں مرغی کو طعنہ دے کہ تجھے تیرنا نہیں آتا تو مرغی کہے گی کہ اگر میں تجھے نہ سینکتی تو کوئی تیرا آملیٹ بنا کر پلیٹ میں رکھ کر پیٹ میں سمیٹ کر فلیٹ میں لیٹتا اور صبح کو لیٹرین میں نکال دیتا میری صحبت ہی کی برکت ہے کہ تجھے زندگی ملی۔

حضرت مولانا فقیر محمد پشاوریؒ حضرت تھانویؒ سے بیعت تھے اور باقاعدہ اصلاحی تعلق خط وکتابت کے ذریعے رکھا ہوا تھا ایک مرتبہ ایک خواب حضرت تھانویؒ کی خدمت میں تحریر کیا اور تعبیر چاہی حضرت نے جواب میں لکھا کہ آپ کسی اور شیخ سے بھی فیض باطنی کی طمع رکھتے ہیں ایسا ہرگز مت کیجئے تو مولانا نے اقرار کیا کہ میں

واقعی ایک اور بزرگ سے فیض کا متمنی تھا اس سے رک گئے اور حضرت تھانویؒ سے وابستگی مضبوط کر لی چنانچہ حضرت کے خلفاء میں ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کثرت آہ و بکا کا مقام دیا بندہ نے بھی متعدد بار زیارت کی ہے بہت رویا کرتے تھے ہمارے حضرت والا ان کے بارے میں (پہاڑی علاقہ کے ہونے کے ناطے) فرمایا ۔

سنا ہے سنگدل کی آنکھ سے آنسو نہیں بہتے
اگر سچ ہے تو چشمے کیوں نکلتے ہیں پہاڑوں سے

## شیخ بدلنا

ایک بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص بلا تحقیق اور بلا مناسبت کسی کی ترغیب سے یا بچپن میں کسی شیخ سے بیعت ہو گیا لیکن نہ ان سے قلبی لگاؤ اور مناسبت ہے اور نہ رابطہ ہوتا ہے تو پھر اگر کسی دوسرے شیخ سے مناسبت معلوم ہو تو پہلے شیخ کو اطلاع دیئے بغیر دوسرے شیخ سے بیعت ہو جائے کیونکہ مقصود اصلاح ہے صرف برکت نہیں ہمارے حضرت والا فرماتے ہیں کہ اگر تانگے پر سوار ہے اور کار روا مل جائے تو کار پر سوار ہو جائے کیونکہ مقصود منزل پر پہنچنا ہے اسی طرح اگر پہلا شیخ انتقال کر جائے تو فوراً دوسرا شیخ بنائے زندگی کا کوئی بھی لمحہ شیخ کے سایہ کے بغیر نہ بسر کرے۔

## فیض باطنی کی بنیاد ادب ہے

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ شیخ سے کسب فیض کی بنیاد ادب ہے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "الدین الادب کله" دین پورے کا پورا ادب کا نام ہے سالک جس قدر شیخ کا ادب بجالائے گا اور وہ بھی صرف ظاہری نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں کے ساتھ اسی قدر اسے فیض حاصل ہو گا شیخ کے پاس ایک معتد بہ مدت رہنے کے بعد پھر سالک کو شیخ کا فیض اس کے مقام پر پہنچتا رہتا ہے اور شیخ کی باطنی توجہ سے اس کا کام بنتا رہتا ہے حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک چڑیا ہے جسکا نام

قاز ہے یہ روس سے ہندوستان آتی ہے اور روس میں انڈے دے کر آتی ہے اور یہیں سے توجہ دے کر انہیں گرم کرتی ہے اور ان سے بچے نکل آتے ہیں اگر ایک چڑیا کی توجہ سے انڈوں میں حیات پیدا ہوسکتی ہے تو کیا اہل اللہ کی توجہ سے سالکین کے دل زندہ نہیں ہوسکتے۔

## توجہ کی حقیقت

بعض سلسلوں میں شیخ مرید کے دل پر توجہ کر کے فیض منتقل کرتا ہے لیکن ہمارے سلسلہ امدادیہ تھانویہ میں شیخ دعا کے ذریعے مرید پر توجہ ڈالتا ہے یہ

" اقرب الی السنة" بھی ہے اور اصل کام تو اللہ تعالیٰ نے بنانا ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے "انما انا قاسم و اللہ یعطی" میں تو صرف تقسیم کرتا ہوں دینے والا داتا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

## والد صاحبؒ کا معمول

والد گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا نیاز محمد ترکستانیؒ فاضل دارالعلوم دیوبند کا معمول دعا کرنے کا تھا اور فرمایا کرتے تھے میرے قلب میں ہر وقت قرآن وسنت کی دعائیں چلتی رہتی ہیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دعا ذکر بھی ہے اور اس سے کبر وعجب پیدا ہونے کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ دوسرا قرآن مجید کا بہت معمول تھا روزانہ تقریباً دس سپارے ختم فرماتے تھے والد صاحبؒ کا اصلاحی تعلق حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ سے تھا تیسرا پوری زندگی حضرت شیخ سعدی شیرازیؒ کے اس شعر کے مطابق بسر کی ۔

آسائش دوگیتی تفسیر ایں دو حرف است

با دوستاں مروت — با دشمناں مدارا

﴿ترجمہ﴾ دونوں عالم کا آرام وراحت ان دولفظوں میں بند ہے کہ دوستوں کے ساتھ

خلوص دل سے محبت ومروت کرواور دشمنوں سے ظاہری مدارت وتعلق رکھو۔ یہ بات دل کو غیر اللہ سے خالی رکھنے کی بنیاد ہے کیونکہ شدت محبت اور شدت دشمنی دونوں دل کو مشغول کر دیتی ہیں اور راہ مولیٰ کے لیے حجاب بن جاتی ہیں اور منزل مولیٰ کا وصول قلب کی یکسوئی پر ہے۔

## پانچ کاموں کا اہتمام

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ انسان کو محبت الٰہی حاصل کرنے کے لئے پانچ کاموں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۱) کسی اللہ والے سے اپنی اصلاح وتربیت کرواتا رہےاور اسکی صحبت وخدمت میں آتا جاتا رہے (۲) شیخ جواذکار تجویز کرے اسکی پابندی کرے (۳) حق تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کو سوچے اس سے محسن سے محبت ہونے لگے گی (۴) ہر طرح کے گناہ سے بچے میرے حضرت والاؒ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں آنکھوں اور دل کی گناہ سے خوب حفاظت کرے (۵) اللہ تعالیٰ سے اپنی ظاہری وباطنی اصلاح اور تزکیہ مانگتا رہے قرآن مجید میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے اور خطاب بھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو ہے جو کہ نہ صرف اس امت بلکہ گزشتہ امتوں میں انبیا کرامؑ کے بعد افضل ترین طبقہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

" وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَازَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ" (رکوع ۸ پارہ ۱۸ آیت ۲۰) ﴿اگر تم لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا﴾ "ولکن اللہ یزکی من یشاء" لیکن اللہ تعالیٰ جس کا چاہتے ہیں تزکیہ اور پاکیزگی فرمادیتے ہیں۔ میرے حضرت والا فرمایا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل، رحمت اور مشیت جب یہ تین چیزیں جمع ہوں تو انسان کا تزکیہ اور اصلاح ہوتی ہے اس لیے یوں دعا کرنی چاہئے اے اللہ

اپنے فضل، اپنی رحمت اور اپنی مشیت کے صدقے میرا تزکیہ اور اصلاح فرما اور اس کے ساتھ ساتھ نیک لوگوں سے اپنی اصلاح وتزکیہ کی دعائیں کرواتا رہے۔

## ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

عارف باللہ حضرت اقدس حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ چار اعمال ایسے ہیں کہ جوان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے انشاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا اور ان کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ دین کے تمام احکام پر عمل کی توفیق ہو جائے گی کیونکہ یہ احکام لوگوں کو مشکل معلوم ہوتے ہیں بوجہ نفس پر گراں ہونے کے جو طالب علم پرچہ کے مشکل سوال حل کر لیتا ہے اس کو آسان سوال حل کرنا مشکل نہیں ہوتا پس نفس پر جبر کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہو جائے گا۔

## (۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے ”خَالِفُو الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ وَكَانَ بْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحُيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ“

**(بخاری جلد ۲ باب تقلیم الاظفار ص ۸۷۵)**

ترجمہ۔مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے تھے اور بخاری شریف کی دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اِنْهَكُو الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوْا اللُّحٰى“ (بخاری جلد ۲ باب اعفاء اللحیٰ ص ۸۷۵)

﴿ترجمہ﴾ مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ پس ایک مٹھی داڑھی

رکھنا واجب ہے جس طرح وتر کی نماز واجب ہے عید الفطر کی نماز واجب ہے بقر عید کی نماز واجب ہے اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بہشتی زیور جلد نمبر ۱۱ صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں

## (۲) ٹخنے کھلے رکھنا یعنی پاجامہ، شلوار وغیرہ سے ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا

مردوں کو ٹخنے ڈھانپنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے بخاری شریف کی حدیث ہے

"مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِى النَّارِ" (بخاری جلد ۲ ص ۸۶۱ باب مَااَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِى النَّار)

ترجمہ۔ اِزار سے (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ سے) ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ معلوم ہوا کہ ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا "اِنِّى حَمِشُ السَّاقَيْنِ" کہ میری پنڈلیاں سوکھ گئیں ہیں مطلب یہ تھا کہ کیا اس بیماری کی وجہ سے ٹخنے ڈھانپ سکتا ہوں آپ ﷺ نے ان کو ٹخنہ چھپانے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلَ" (فتح الباری جلد ۱۰ کتاب الباس ص ۲۶۴) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ٹخنہ چھپانے والے سے محبت نہیں کرتے۔

## (۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملہ میں آجکل عام غفلت ہے بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ" (اے نبی آپ ایمان والوں سے

کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں) یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو مزہ آئے گا ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے اور حفاظت نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا" یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ "عورتیں بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں اور بخاری شریف کی حدیث ہے "زِنَی الْعَیْنِ النَّظَرُ" (آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی) (بخاری ج ۲ کتاب الاستیذان باب زنی الجوارح دون الفرج ص ۹۲۳)

نظر باز اور زنا کار اللہ تعالیٰ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے "لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ" (مشکوٰۃ کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبہ) ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو خود کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے لعنت کی بددعا فرمائی ہے بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء ﷺ کی بددعا سے ڈریں کہ آپ ﷺ کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رکنے دو۔

کنز العمال کی حدیث ہے اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں

"اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِیْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِیْ اَبْدَلْتُهٗ اِیْمَاناً یَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِیْ قَلْبِهٖ" (کنز العمال ج ۵ ص ۳۲۸)

ترجمہ۔ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے زہر میں بجھا ہوا جس نے میرے

خوف سے اس کو ترک کیا اس کے بدلے میں اس کو ایسا ایمان دوں گا جس کی مٹھاس کو وہ اپنے دل میں پالے گا۔

## (۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے بعض لوگ نگاہ چشمی کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن نگاہ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کر لیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لا کر حرام مزہ لیتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”یَعۡلَمُ خَائِنَةَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ“ **(الآیۃ)**

ترجمہ۔اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوریوں کو اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

تم دل میں جو حرام مزے اڑاتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں ؎

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہو جانا یا پرانے گناہوں کو یاد کر کے اس سے مزہ لینا یا آئندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

اور دل میں گندے خیالات پکانے کا ایک عظیم نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے گناہ کے تقاضے اور شدید ہو جاتے ہیں جس سے اعضاء جسم کے گناہ میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

## سنت کا اہتمام

سالک کو ہر عمل میں خواہ دینی ہو یا دنیوی سنت کے اہتمام کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی صرف راہ سنت سے ملتی ہے ولایت تابع نبوت ہوتی ہے میرے حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ﴾

معمولات یومیہ وصبح وشام

☆☆☆

## معمولات یومیہ مردوں کے لیے

**نیت**: ذکر سے پہلے یہ نیت کرے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لیے کر رہا ہوں۔

**ا===** لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ ایک سو بار---یا-- تین سو بار---یا-- پانچ سو بار۔اور درمیان میں کہیں کہیں **محمد رسول اللّٰہ** بھی پڑھے۔

**طریقہ ذکر**۔لَا اِلٰـہَ پر ہلکا دھیان کریں کہ میری لَا اِلٰـہَ عرش اعظم تک پہنچ گئی ہے اور اِلَّا اللّٰہ پر سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے نور کا ایک ستون عرش سے میرے دل تک لگا ہوا ہے جس سے نور آ رہا ہے (ہلکا سا دھیان کافی ہے) اور ہر غیر اللہ اور گناہوں کی گندگی دل سے نکل رہی ہے مشکوٰۃ شریف کی

حدیث ہے کہ﴿ لا الہ الا اللّٰہلیس لھاحجاب دون اللّٰہ﴾ ترجمہ:لاالہ الا اللّٰہ اور اللہ تعالیٰ میں کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے۔

2=== اللّٰہ اللّٰہ ۔ ایک سو بار---یا-- تین سو بار---یا-- پانچ سو بار
پہلے اللہ پر جَلَّ جَلَا لُہ کہنا واجب ہے۔

**طریقہ ذکر**۔ یہ سوچیں کہ ایک زبان منہ میں ہے اور ایک زبان دل میں ہے زبان اور دل دونوں سے بیک وقت اللہ نکل رہا ہے (ہلکا سا دھیان کافی ہے ) دماغ پر زور نہ ڈالیں۔

3===**استغفار**۔ ایک سو بار---یا-- تین سو بار---یا-- پانچ سو بار
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْن

4===**درود شریف** ۔ ایک سو بار ---یا-- تین سو بار---یا-- پانچ سو بار
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یا درود ابراہیمی

**طریقہ درود شریف**۔ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچیں کہ میں روضہ ءمبارک ﷺ کے سامنے ہوں اور روضہ مبارک ﷺ پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے جس کے چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔

یہ مختصر درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔﴿ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمّی﴾

5===﴿تلاوت قرآن مجید﴾

6===﴿مناجات مقبول ایک منزل روزانہ﴾

7===﴿حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کی تصنیف ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج''، اور مصنف کی تالیف ''سفر نامہ رنگون وڈھاکہ'' مطالعہ کریں﴾

## معمولات یومیہ عورتوں کے لیے

۱۔"سبحان اللہ" تین سو بار ۲۔"لا الٰہ الا اللہ" ایک سو بار ۳۔"استغفار" ایک سو بار ۴۔"درود شریف" ایک سو بار ۵۔تلاوت قرآن شریف ۶۔"مناجات مقبول" ایک منزل روزانہ ۷۔﴿حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ کی تصنیف "روح کی بیماریاں اور ان کا علاج" اور مصنف کا "سفر نامہ رنگون وڈھاکہ" مطالعہ کریں﴾

## معمولات صبح وشام برائے مردوخواتین

### ﴿پہلا معمول﴾

۱۔**ترجمہ حدیث:** ﴿حضرت عبداللہ ابن خبیبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات جب بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا ہم رسول اکرم ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے پس ہم نے آپ ﷺ کو پالیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کر یہ تجھے ہر چیز کے لیے کافی ہو جائے گی﴾ (مشکوٰۃ شریف)

## سورۃ اخلاص تین مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ☆اَللّٰهُ الصَّمَد☆لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَد☆

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ☆

## سورۃ فلق تین مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ☆مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ☆وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَاوَقَبَ☆

وَمِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ☆وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ☆

## سورۃ الناس تین مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ ☆مَلِكِ النَّاسِ ☆اِلٰهِ النَّاسِ ☆مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ

الْخَنَّاس ☆الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِالنَّاسِ ☆مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ☆

## ﴿پہلا معمول﴾

**۲۔ترجمہ حدیث۔**حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم ﷺ نے کہ جو شخص صبح شام سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت کے ہر غم کے لیے کافی ہو جائیں گے۔(روح المعانی)

﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾

(سات مرتبہ)

(ترجمہ) میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اس پر میں نے بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

## ﴿تیسرا معمول﴾

**۳۔ترجمہ حدیث۔**حضرت معقل ابن یسارؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پھر سورۃ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے تو

اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر اس دن اسے موت آ گئی تو وہ شہید مرے گا اور شام کو پڑھے تو اس کو بھی یہی درجہ حاصل ہوگا یعنی ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اس رات میں مر گیا تو شہید مرے گا (مشکوٰۃ شریف) پہلے

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم﴾

تین مرتبہ پڑھے پھر سورۃ حشر کی آخری تین آیات ایک بار پڑھے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ☆هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّاهُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُوْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُالْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْن ☆هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ط یُسَبِّحُ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْم☆

# شجرہ چشت اہل بہشت

**1۔﴿حبیب خدا سید الانبیاء راس الاتقیاء امام الاولیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم﴾**

**2۔﴿شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ﴾**

3۔﴿شاہ حسن بصریؒ﴾ 4۔﴿شاہ عبدالواحد بن زیدؒ﴾ 5۔﴿شاہ فضیل بن عیاضؒ﴾

6۔﴿شاہ سلطان ابراہیم بن ادہمؒ﴾ 7۔﴿شاہ حذیفہؒ﴾ 8۔﴿شاہ ہُبیرہ بصریؒ﴾

9۔﴿شاہ حاجی ممشاد علو دینوریؒ﴾ 10۔﴿شاہ ابو اسحاق شامیؒ﴾

11۔﴿شاہ ابو ابدالؒ﴾ 12۔﴿شاہ ابو محمد چشتیؒ﴾ 13۔﴿شاہ ابو یوسف ناصر الدینؒ﴾

14۔﴿شاہ قطب الدین مودودؒ﴾ 15۔﴿شاہ حاجی شریف زندنیؒ﴾

16۔﴿شاہ عثمان ھرونیؒ﴾ 17۔﴿شاہ معین الدین سجزیؒ﴾ 18۔﴿شاہ قطب الدین بختیار کاکیؒ﴾

19۔﴿شاہ فرید الدین گنج شکرؒ﴾ 20۔﴿شاہ علی احمد صابر کلیریؒ﴾

21۔﴿شاہ شمس الدین ترکؒ﴾ 22۔﴿شاہ جلال الدین کبیر الاولیاؒ﴾

23۔﴿شاہ عبدالحق ردولویؒ﴾ 24۔﴿شاہ عارفؒ﴾ 25۔﴿شاہ محمدؒ﴾

26۔﴿شاہ عبدالقدوس گنگوہیؒ﴾ 27۔﴿شاہ جلال الدین تھانیسریؒ﴾

28۔﴿شاہ نظام الدین بلخیؒ﴾ 29۔﴿شاہ ابو سعیدؒ﴾ 30۔﴿شاہ محب اللہ الہ آبادی﴾

31۔﴿شاہ محمدیؒ﴾ 32۔﴿شاہ عضد الدینؒ﴾ 33۔﴿شاہ عبدالہادیؒ﴾

34۔﴿شاہ عبدالباریؒ﴾ 35۔﴿شاہ حاجی عبدالرحیمؒ ولایتی﴾

36۔﴿شاہ میاں جی نور محمدؒ﴾ 37۔﴿سید الطائفہ حضرت مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر مکیؒ﴾

38۔﴿حکیم الامت مجدد ملت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ﴾

39۔﴿حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوریؒ﴾ 40۔﴿حضرت مولانا شاہ ابرار الحقؒ﴾

41۔﴿عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ﴾

42۔﴿عارف باللہ شیخ الحدیث مولانا شاہ جلیل احمد اخون دامت برکاتہم﴾

# تعارفی خاکہ

نام مصنف: عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ

والد گرامی: مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانیؒ (شرقی ترکستان شنجانگ، چین)

ولادت باسعادت: ۱۳۸۶ھ بمطابق 1962

فراغت: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء (فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دنیاوی تعلیم: ایم۔اے اسلامیات (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پاکستان)

منصب: شیخ الحدیث ومہتم جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر پاکستان

خلافت: خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق 1996ء

وعظ وارشاد: جامع مسجد نادر شاہ بازار بہاول نگر وخانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر پاکستان

تبلیغی اسفار: چاروں صوبوں میں اندرون ملک اور بیرون ملک، حرمین شریفین، متحدہ عرب امارات، برما، بنگلہ دیش، برطانیہ، جنوبی افریقہ، زانبیا، کینیا، آسٹریلیا، ملائیشیا وغیرہ۔

# مصنف کی تصانیف

1۔ عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سفرنامہ رنگون ڈھاکہ

2۔ مشک ختن (سوانح حیات حضرت مفتی نیاز محمد صاحب "ختنی ترکستانی")

3۔ سفرنامہ زامبیا (عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

4۔ عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سفرنامہ حرمین شریفین 1999ء

5۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے ہوئے دن 1978ء 1986ء

6۔ افضل اعمال کیا ہیں؟ (اُردو۔پشتو)

7- What Are The Superior Acts

8۔ عشق حقیقی کیا ہے؟

9۔ آدابِ عشق الٰہی

10۔ تحفۃ الحجاج

11۔ فیضان مرشد

12۔ چالیس احادیث مبارکہ مع تحفہ درود ودعا

13۔ ھدیۃ المعتکف

14۔ رسول اللہ ﷺ کی 55 وصیتیں ترجمہ

15۔ کشکول وظائف

16- The Selected Wazaif

17۔ دی ظائف کچکول (پشتو)

18۔ آدابِ راہ محبت

19۔ نعمتِ رمضان وقرآن

20۔ زاد الزائرین

21۔ سفرنامہ کشمیر

22۔ مجمع البحار (سوانح حیات حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

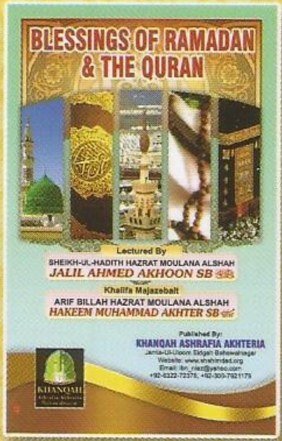


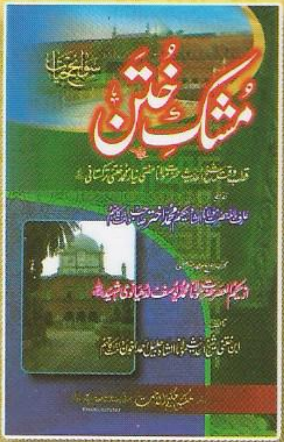


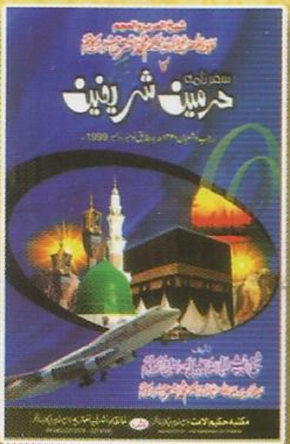


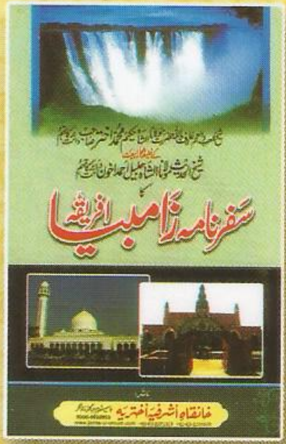


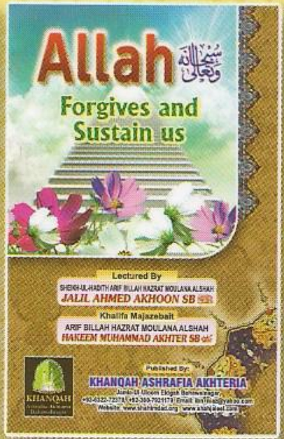


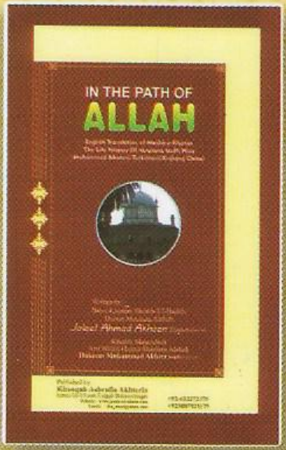


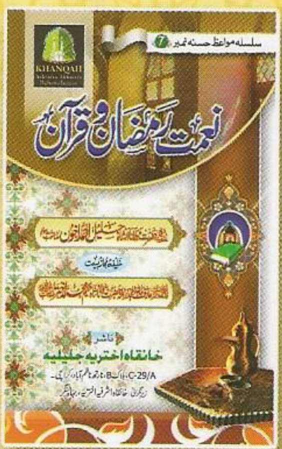


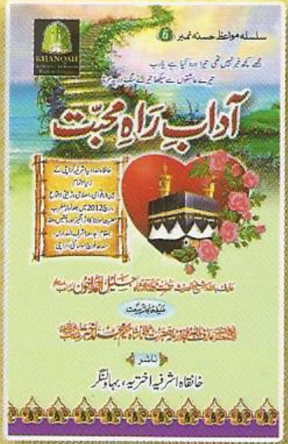


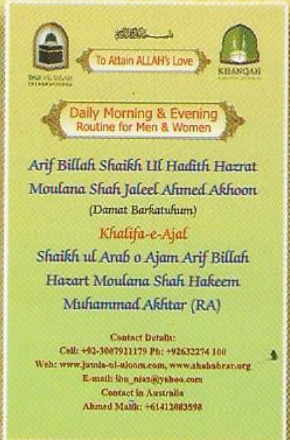


Email: ibn_niaz@yahoo.com - jaleel.ibn.niaz@gmail.com

www.shahimdad.org
www.shahjaleel.com